تعاقب فرقِ باطلہ — جناب حافظ نذر احمد لاہور

پاکستان میں مسیحیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

ہمارے سامنے مسیحی تبلیغی سرگرمیوں کا پورا خاکہ مستحضر ہے۔ چند صفحات میں تمام تفصیلات پیش کرنا ممکن نہیں، اس لیے صرف اجمالی اشارات پر اکتفا کریں گے۔

پاکستان کی مسیحی تقسیم پاکستان کی سرکاری، صوبائی اور اضلاعی تقسیم کے مقابل مسیحی مشنریوں نے اپنے تبلیغی مقاصد کے لیے پاکستان کو مندرجہ ذیل پانچ حصوں (منطقوں) میں تقسیم کیا ہوا ہے:۔

(۱) کراچی ڈایوسس (۲) حیدر آباد ڈایوسس (۳) ملتان ڈایوسس (۴) لاہور ڈایوسس (۵) راولپنڈی ڈایوسس۔

ان منطقوں کو ڈایوسس یا کاﺅنٹی باﺅنڈری کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور ہر منطقہ کو مختلف مسیحی فرقوں اور مشنوں نے اپنی تبلیغی مساعی کے لیے مخصوص کر لیا ہے۔

ہر مسلمان کے لیے خصوصاً ہمارے علمائے کرام کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہونا چاہیئے کہ اپنے شدید باہمی اختلافات کے باوجود کوئی مسیحی فرقہ دوسرے فرقہ کے مخصوص منطقہ میں دخل نہیں دیتا، اگر دوسرے ڈایوسس میں تبلیغی کام کرتا ہے تو اس کے مشن کے تحت رہ کر کام کرتا ہے ____ تفصیلات کے لیے ڈاکٹر نادر رضا صدیقی کی کتاب "پاکستان میں مسیحیت" (مطبوعہ مسلم اکادمی لاہور ۱۹۷۸ء) ص۴۹ تا ص۵۵ ملاحظہ فرمائیں۔

پاکستان میں غیر ملکی مشن ہمارے سروے کے مطابق مقامی مشنوں کے علاوہ تیس ۳۰ بیرونی مشن پاکستان میں سرگرمِ عمل ہیں جن کے مرکز اور مرکزی دفتر پاکستان سے باہر ہیں۔ ناموں کو حذف کرتے ہوئے ہم صرف ان کی تعداد بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں:۔

برطانوی (۹) امریکن (۸) سوئٹزرلینڈ (۴) جرمن (۴) نیدرلینڈ (۲) بلجیم (۱) اٹلی (۱) سکاٹ لینڈ (۱)

تبلیغ کا اندازِ کار مسیحی مشنوں کی مساعی (ہمارے جمعہ کے خطبات اور مساجد کے وعظ کی طرح) اپنے گرجوں کے احاطوں تک محدود نہیں بلکہ وہ تبلیغ کے لیے ہر ممکن ذریعہ استعمال کر رہے ہیں۔ مثلاً:۔

بائبل خط وکتابت سکولز | پاکستان کے چاروں صوبوں کے مختلف شہروں میں پندرہ۱۵ بائبل خط وکتابت سکول قائم ہیں جن کے ذریعہ بائبل کے اسباق اور دوسرا مسیحی لٹریچر کثیر تعداد میں منظم طور پر سائنٹیفک انداز میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اُردو انگریزی کے ایک سو سے زائد کورس، دس سے پندرہ اسباق پر مشتمل ہمارے سکول کالجوں، دفتروں اور گھروں کے پتوں پر بھیجے جا رہے ہیں۔

مشن سکول کالج | پیپلز پارٹی کی حکومت نے تمام سکول، کالج قومی تحویل میں لیے، لیکن زیادہ فیس وصول کرنے والے اور انگلش میڈیم سکول مستثنیٰ قرار دے دیئے۔ نتیجہ یہ ہے کہ تمام انگلش میڈیم مشنری سکول عروج پر ہیں۔ اس وقت کیفیت یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے گرجوں کے اندران کے سکول کھل گئے ہیں اور مسلمان بصد شوق بلکہ سفارشوں کے ذریعہ اپنے معصوم بچوں کو مشنریوں کی آغوش تربیت میں بھیج رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دوسرے تعلیمی ادارے | پاکستان میں مندرجہ ذیل دوسرے مسیحی تعلیمی اور تربیتی ادارے موجود ہیں:۔

پیشہ وارانہ تعلیم کے ادارے	۱۳	دیگر تعلیمی ادارے	۲۴
لڑکوں کے ہوسٹل	۳۲	لڑکیوں کے ہوسٹل	۳۰
یتیم خانے بچوں اور بچیوں کیلئے متعدد کتب خانے	۳۵	مسیحی نشر واشاعت کے ادارے	۱۸
مسیحی جرائد ورسائل	۱۸	سماجی ادارے	۳۶
دوسری انجمنیں، کلب وغیرہ	۵۴		

ہسپتال اور کلینک وغیرہ | پاکستان میں سترہ۱۷ بڑے مشن ہسپتال موجود ہیں۔ اسی قدر یعنی سترہ۱۷ دوسرے صحت کے ادارے قائم ہیں، چھوٹے بڑے کلینک ان کے علاوہ ہیں، یہ تمام ادارے مشنری سرگرمیوں کے مرکز ہیں۔

کیا یہ سب کچھ ہمارے اطباء، ڈاکٹر صاحبان متمول حضرات اور افرادِ ملت کیلئے تازیانۂ عمل نہیں؟

سرکاری مراعات | حکومتِ پاکستان کی طرف سے مسیحی آبادی کو جو فیاضانہ مراعات دی جا رہی ہیں، اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ کس قدر ستم ظریفی ہے کہ اکثر وبیشتر مشنری ادارے ٹیکس فری ہیں۔

حد یہ ہے کہ وہ مسیحی ہسپتال جو باقاعدہ مسلمان مریضوں سے بھاری فیسیں اور دواؤں کی قیمت وصول کرتے ہیں اُنہیں بجلی ارزاں نرخ پر مہیا کی جاتی ہے، اور مسلمان پرائیویٹ سکولوں کالجوں کو اس سے بڑھ کر تجارتی نرخ کے مطابق بجلی مہیا کی جاتی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ہم اس اخباری اطلاع سے ورطۂ حیرت میں پڑ گئے کہ امسال وزیر خانہ پنجاب نے اپنے دستِ مبارک سے

سالویشن آرمی (مکتی فوج) کو گرانقدر امدادی رقم کا چیک پیش کیا۔

ریڈیو سیشلز سرحدِ پاکستان کے قریب سیشلز جزیرہ میں ایک نہایت طاقتور ریڈیو ٹرانسمیٹر قائم ہے، وہ روزانہ پانچ گھنٹے اردو، انگریزی، پنجابی، پشتو اور فارسی یعنی پاکستان کی پانچ زبانوں میں مسیحیت کی تبلیغ کر رہا ہے، وہ اپنے مقامی دفتر اسلام آباد سے اپنے ریڈیو پروگراموں کا خبرنامہ ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کرتا ہے ـــــ اور ہمارا حال یہ ہے ”ٹک ٹک دیدم، دم نہ کشیدم“

مری مشن کیمپ گذشتہ کئی برسوں سے ہر سال موسم گرما کے دوران مری میں بائیبل سکولوں کے تحت ایک کیمپ قائم ہوتا ہے۔ اس میں مسیحی طلباء کے ساتھ مسلمان نوجوانوں کو بھی دعوت دی جاتی ہے کہ اپنی بائبل ساتھ لے کر آئیں اور بائبل کے مطابق عملی زندگی دیکھیں۔

مری میں ایک ہفتہ کی رہائش اور خوراک کے لیے برائے نام چند روپے وصول کیے جاتے ہیں۔ گذشتہ سال لڑکیوں کے لیے بھی کیمپ لگایا گیا ـــــ مری کے علاوہ کوئٹہ میں بھی کیمپ لگانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ایک اسلامی مملکت میں مسلمان بچوں اور بچیوں کے لیے ان انتظامات پر ہم کس کو مبارک باد دیں؟ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو؟ اپنے علماء کرام اور دینی اداروں کو؟ یا مسیحی مشنریوں کو؟

پس چہ باید کرد؟ بندہ علیٰ وجہ البصیرت کامل عزم و یقین کے ساتھ سمجھتا ہے کہ ان تمام حقائق کے باوصف ہمارے لیے مایوسی کا کوئی مقام نہیں۔ رہبرِ صادق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں، اُن کا لایا ہوا دین آخری مذہب ہے، اس کا مستقبل یقیناً روشن ہے، یہ صدی اسلام کی صدی ہے، مشرق و مغرب سے اسلام کی تحریکیں اُٹھ رہی ہیں، عالمِ اسلام بیدار ہو رہا ہے، اسلام انشاء اللہ غالب آکر رہے گا۔ لیکن یہ آسمان سے فرشتے اتر کر نہ کریں گے سب کچھ ہمیں ہی کرنا ہوگا۔

فکر کی بات یہ ہے کہ دعوتِ حق اور غلبۂ اسلام کے لیے ہم کیا کر رہے ہیں؟ اس میں ہمارا حصہ کیا ہے؟ اگر ہم واقعی شہادتِ حق اور تبلیغی کام کے فریضہ سے یکسر غافل ہیں تو ان آیاتِ الٰہی کی وعید سے ڈرنا چاہیے:۔

(۱) ”اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کر دے گا تمہاری جگہ اور قوم کھڑی کر دے گا، تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔“ (سورۃ التوبہ ۹ : ۳۹)

(۲) ”اگر تم منہ پھیرو گے تو تمہاری جگہ کوئی اور قوم بدل دے گا اور وہ تمہاری طرح کے نہ ہونگے۔“ (سورۃ محمد ۴۷ : ۳۸)

حضرات علماء کرام!

سکہ مسیحیت سے عہدہ برآ ہونے کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں۔

- باہم متحد و متفق ہو کر مسیحی اجتماعی قوتوں کا مقابلہ کریں، کہ یہ نہ انفرادی مسئلہ ہے نہ کسی خاص فقہی مسلک کی بات ہے۔
- اپنوں کے لیے منبر و محراب کی خدمات کے ساتھ دوسروں کو پیغام حق پہنچانے کے لیے اُن تک پہنچیں کہ وہ خود آپ کے پاس چل کر نہ آئیں گے۔
- محض نعروں اور جذباتی تقاریر سے بات نہ بنے گی، یہ مسئلہ پوری سوچ بچار اور ٹھوس منصوبہ بندی کا متقاضی ہے۔

مدارسِ عربیہ اور جامعات! ملک کے طول و عرض میں عظیم الشان دارالعلوم، جامعات اور مدارس دینیہ قائم ہیں۔ ان کے اولوالعزم اربابِ بست و کشاد سے ہماری مخلصانہ گذارش ہے کہ اپنے اداروں کے نصابِ تعلیم میں تقابلِ ادیان بالخصوص مسیحیت وصیہونیت اور تحریکاتِ جدیدہ کا تعارف شامل کریں۔

بہتر تو یہ ہوگا کہ اس مقصد کے لیے مستقل تربیت گاہیں قائم کریں تاکہ ان کے عزیز طلبہ دورِ حاضر کے مسائل سے باخبر اور اقصائے عالم میں اپنے تبلیغی فرائض کی بجا آوری کے لیے تیار ہو سکیں، یہ کام کسی اور کے بس کا نہیں۔

ڈاکٹر اور اطبائے کرام! مشن ہسپتالوں کے معالجین سے اپنے آپ کو بہتر ثابت کریں۔ آپ فنی مہارت میں کسی سے کم نہیں، مشرق و مغرب آپ کی مسیحانفسی کا قائل ہے۔ بس کچھ ایثار، خدمت اور اخلاقِ اسلامی کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

اپنے ذاتی ہسپتال اور پرائیویٹ کلینک بخوشی بنائیں لیکن ان کے اندر ملّت کے نادار طبقہ کے لیے بھی کچھ گنجائش رکھیں، اپنے فنی اور قیمتی اوقات کا کچھ حصہ ناداروں کو بھی لوجہ اللہ دیں کہ یہ آپ کی روایات کا حصہ ہے۔

صاحبِ ثروت اُمراء! آپ کی دولت و امارت آپ کو مبارک ہو، اللہ آپ کو زیادہ سے زیادہ اکلِ حلال عطا فرمائے ـــ لیکن اس میں اللہ اور اس کے بندوں کا بھی کچھ حصہ ہے۔ خدمتِ خلق کے ادارے، تعلیمی ادارے، تبلیغی ادارے اگر قرار واقعی مالی اعانت سے محروم رہیں تو یہ فرض ناشناسی کی بات ہے۔

ہمارے تجار، زمیندار اور مل مالکان دوسروں سے سبق حاصل کریں۔ اگر وہ چاہیں تو بآسانی اپنے وسائل سے ہسپتال، سکول اور اسلامی مشن قائم کر سکتے ہیں اور چلا سکتے ہیں۔

افرادِ ملّت! اپنے آپ کو بے اختیار کہہ کر ملّی فرائض سے بری الذمہ قرار نہیں دے سکتے۔ رہبرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:۔

> "تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور تم میں سے ہر کسی سے اس کے زیرِ اثر لوگوں کے بارہ میں بازپرس ہوگی"

حکومت اور ارباب بست و کشاد! حکومت کی ذمہ داریاں سب سے بڑھ کر ہیں، ملک کی سالمیت کے ساتھ اسلام اور اس کی تعلیمات کا فروغ اور روایاتِ اسلامی کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے۔

بجٹ کا ایک موزوں حصہ ان مدّات کے لیے مختص ہونا ضروری ہے۔ گمراہ کن نظریات، مخرب اخلاق تحریکات اور غیر اسلامی تہذیب و ثقافت کی بیخ کنی آپ کے فرائض کا حصہ۔

ترکی اور بھارت جیسی لادین حکومتوں نے اور سری لنکا جیسی چھوٹی سی ریاست نے اپنے ہاں غیر ملکی مشنریوں پر پابندی عائد کر دی ہے —— اس راہ میں آپ کے لیے کیا رکاوٹ ہے؟ آپ کے علم میں ہے کہ باہر سے آنے والے تربیت یافتہ مشنری گرجوں سے وابستہ اداروں ہی میں نہیں، اساتذہ کے روپ میں تعلیمی اداروں کے اندر، اور ڈاکٹروں کے لبادہ میں ہسپتالوں کے اندر اور سوشل ورکر بن کر کیمپوں میں مسیحیت کے تبلیغی اور جاسوسی کے سرکز قائم کرتے ہیں۔

اقتصادی و سیاسی مسائل کے کمیشن اور کھیلوں کے فیڈریشن اور دیگر امور کے مرکزوں کی طرح حکومت کی سرپرستی میں اس مسئلہ کے لیے معلوماتی مرکز اور مستقل سیل قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

بقیہ صفحہ ۲۵ سے — نکاح کی اہمیت

ظاہر ہے کہ اگر اس قسم کے سماجی و معاشرتی معاملات میں ہنسی مذاق کو جائز قرار دیا جائے تو پھر احکام شریعت ایک کھیل تماشہ بن کر رہ جائیں گے اور خدائی احکام معطل ہو کر رہ جائیں گے اور اس سلسلے میں بعض علماء نے حسب ذیل آیات قرآنی سے بھی استدلال کیا ہے[1]

وَلَا تَتَّخِذُوا آيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا (بقرہ ۲۳۱) اور تم اللہ کے احکام کو مذاق نہ بناؤ

ارباب علم و کمال اور پیشۂ رزق حلال

از مولانا عبدالقیوم حقانی —— اپنے موضوع پر اردو زبان میں سب سے پہلی منفرد اور لاجواب شاہکار

جو ماہنامہ الحق اور پاکستان کے دینی جرائد کے علاوہ مرکز علم دارالعلوم دیوبند کے ماہنامہ "دارالعلوم" میں بھی بالاقساط شائع ہوتی رہی۔ موچیوں، کسانوں، چرواہوں، صنعتکاروں، کاریگروں، تاجروں، درزیوں، دھوبیوں، قصابوں، روغن سازوں، حلوائیوں، صیقل گروں، ریشم سازوں، لوہاروں، بڑھیوں، لکڑہاروں اور مزدوروں کے طبقہ اور پیشوں سے تعلق رکھنے والے علماء، فضلاء، محدثین، مفسرین، مشائخ اور ائمہ اسلام کا تذکرہ و تعارف مضبوط سنہری ڈائی دار جلد، صفحات ۲۳۲، قیمت ۱۵ روپے

[1] ماخوذ از شرح ابوداؤد از خطابی۔ دیکھئے ابوداؤد کتاب الطلاق ۲/۶۴۴، مطبوعہ حمص (شام)

۱۳۸۹ھ/۱۹۷۰ء